قلم برداشتہ سید عطاء المحسن بخاری

نقالوں سے ہوشیار رہیئے!

نقل کرنے والے لوگ نقلی کہلاتے ہیں، اصلی نہیں۔ نقل کرنے والے کی چال ہی بے ڈھنگی ہوجاتی ہے جو اس کے نقلی ہونے کی چغلی کھاتی ہے۔ نقلی کا چہرہ زرد صحافت کی طرح زرد ہوتا ہے اور پھر زرد ہی رہتا ہے اور چہرۂ زرد کی زردی ہی اس کی شناخت بن جاتی ہے۔ آپ نے کمرۂ امتحان کے نقلیوں کو دیکھا ہوگا۔ ان کا رنگ ڈھنگ بھی دیکھا ہوگا۔ وہ طالب نقل بالکل نقلی "طالب علم" لگتے ہیں۔ طالب علم ہوتے نہیں بن بیٹھتے ہیں۔ ان کے پاس پسٹل، موزر، خنجر اور کلاشنکوف بردار معاون مددگار ہوتے ہیں لیکن با ایں ہمہ طالب نقل ہوتا ہے پہلے غراتا ہے پھر فائر کھولتا ہے پھر دولت کا منہ کھول دیتا ہے اور جب ان دونوں ابلیسی حربوں سے کام نہیں بنتا تو پھر کمینے جاگیردار اور سرمایہ دار کی طرح "لچکیلا" ہو جاتا ہے "مک مکا" کرتا ہے۔ زمین بھی سونگھنے کے لئے آمادہ ہوجاتا ہے۔ ارباب اختیار کے دفتر و مکان کے چکر لگاتا ہے۔ اور آخر کار چکری بن جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح آج کل کے سیکولر اور لبرل کہلانے والے دانشور لوگ بھی اصلی سیکولر اور لبرل نہیں ہوتے۔ یہ بھی نقلی سیکولر اور لبرل ہوتے ہیں بلکہ یہ تو نقلچی بن جاتے ہیں۔ رخ نا زیبا کو الٹے اُسترے سے استری کرتے اور نیم استری بن جاتے ہیں۔ شرٹ، نکٹائی، نقلی لباس، اصلی جسم پر اٹھاتے لٹکاتے ہیں اور ہوٹلوں، کلبوں، فٹ پاتھوں، نائیوں کی دکانوں، ٹرکوں کے اڈے کے چائے فروشوں کے دوارے بیٹھ کر علم، ادب، شعر، فلسفہ، جمہوریت اور جدیدیت کی گتھیاں سلجھانے، مولوی کو بے نقط سنانے اور آخر میں سیاست کو دانش وری بگھار لگانے کے بعد بھیگی رات میں گھروں کو لوٹتے ہیں۔ باپ، ماں سے لفظی تاجپوشی کرواتے ہیں۔ پھر منہ میں سگریٹ لے کر لمبے لمبے کش لگاتے ہیں۔ اگر شادی شدہ بلکہ "شدہ شدہ" ہوں تو بیگم صاحبہ بت ناز کی طرح ان پر طنز کرتے ہوئے برس پڑتی ہیں اور سگریٹ کے مرغولوں میں گھرے ہوئے نقلی آدمی، نقلچی دانشور کو کوستی کھڑکاتی، دڑکاتی اور دھتکارتی ہوئی "گویاتی" ہیں۔

مجھ کو روٹی چاہیئے اور تجھ کو خالی واہ واہ

ایسے ہی وہ "بڈھیاں" جو یورپ کی بڈھی کی نقل میں ویمنز فریڈم فورم میں نئے سرے سے جوان ہوتی ہیں اور ہمیشہ جوان رہنے کے لئے مردوں سے مقابلہ کرتی ہیں۔ پاکستانی بڈھیوں کے لئے نئے نئے فورم گھڑتی ہیں اور انہیں "سروس اسٹیشن" (بیوٹی پارلر) سے گزارتی ہیں۔ وہ بالکل بھول جاتی ہیں کہ "نقل راہم عقل باید"! یورپ کی بڈھی نے تو باپ، ماں، بہن، بھائی اور آخر میں خاوند سے آزادی حاصل کی، پھر دوستی میں ایسی اتارو ہوئی کہ غلام احمد (کادیانی) کو مات دے گئی۔ وہ بھی مردوں سے سیر ہو کر عورتوں سے دوستی پر یقین کرنے

لگا تھا۔ مگر یورپ کی عورت، عورتوں کی دوستی میں ہی مردوں پر بھی ہاتھ صاف کر گئی۔ اس نے بال کٹوائے، پردہ اتار پھینکا اور مردوں میں آنکھیں گاڑ کر باتیں کرنے لگی۔ خاوند ایک نہ رہا، چاہنے والے سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ گویا ایک انار سو بیمار! خاوند منہ دیکھتے رہ گئے، کچھ خودکشی کرنے لگے، کچھ ہوموسیکسویلیٹی کی طرف گھوم گئے۔ یورپ کی عورت گھر سے نکلی، چولہا چھوڑا، چوک میں آئی "لونگ گواچا" اور پھر گواچا لونگ ڈھونڈنے نکلی تو واپسی کا راستہ بھول گئی۔ اے پاکستانی عورت! ابھی تیرا خیال تاریک ہے۔ یورپ خصوصاً آکسفورڈ اور ہارورڈ ایسی مادرانِ علمی کی "مادر زادیاں" تو روشن رو، روشن خیال اور ترقی پسند بزنکیاں ہوتی ہیں۔ "روشنی" میں نہا نہا کر ان کا جو حال ہے وہ عیاں ہے۔ تیرا کیا حال ہوگا؟ "بی بی بچ موڑ توں"۔ اس "اندھے موڑ" سے آگے جو "بلیک ہول" ہے۔ اس میں سے تمہیں کون نکالے گا؟ جیسے یورپ کی "بڈھی" کہ اب اس سے نکلنا چاہتی ہے لیکن نکل نہیں سکتی۔ اس نے جہالت اور ظلمت کے زمانہ کی لونڈیوں اور طوائفوں کی نقل کی اور نقلی ہو کر رہ گئی۔

جھوٹے، جعلی، نقلی اور "نقل النقلی" رویوں اور نظریوں کے سہارے زندگی کریں تو کب تک؟ اقبال نے کہا تھا کہ۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

اور "جھوٹے نگوں" والی بے روح اور بے فیض زندگی کا انجام......؟ وہی جو چشم بے نور اور اشکِ بے تاثیر کا ہوا کرتا ہے

اشکِ بے تاثیر سے کہہ دو نہ ٹپکے آنکھ سے
جھوٹے موتی کی طرح بے آبرو ہو جائے گا

یہ خاتونِ خانہ کو خاتونِ خانہ خراب، کس کی نقالی نے بنایا؟ اے کاش! کوئی اس کو سمجھا سکتا کہ تجھے نقل کرنی ہے تو سیدہ عائشہؓ کی نقل کر۔ نقل ہی کرنی ہے تو سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کی نقل کر، کہ فرشتے بھی تیری پاک دامنی کی قسم کھائیں اور تجھے عفت کی چادر سے ڈھانپ دیں۔

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوشِ شبیرےؓ بگیری

احرار ختم نبوت سنٹر کی تعمیر

جدید مرکز احرار دارالعلوم ختم نبوت اور احرار ختم نبوت سنٹر مقابل مرکزی مسجد عثمانیہ، معاویہ چوک، ہاؤسنگ سکیم چیچا وطنی۔ کی تعمیر کا کام جاری ہے ضلع ساہیوال بالخصوص علاقہ چیچا وطنی کے ساتھی خصوصی توجہ فرمائیں۔

دفتر احرار جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچا وطنی۔